

ہر صحابیِ نبی جنّتی جنّتی

صفحات: 24

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابوبلال

محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

ہر صحابیِ نبی جنّتی جنّتی

دُعائے عطّار: یااللہ پاک! جو کوئی رسالہ: ’’ہر صحابیِ نبی جنّتی جنّتی‘‘ پڑھ یا سُن لے اُسے اور اُس کی قِیامت تک آنے والی ساری نسلوں کو صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی سچّی غلامی نصیب فرما اور اُس کی بے حساب مغفرت کر۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

دُرُود شریف پڑھنے والے کی.....(حکایت)

ابُو علی قطّان کہتے ہیں: میں نے خواب میں دیکھا کہ میں (عراق کے شہر) ’’کَرْخ‘‘ کی جامع مسجدِ شَرقِیّہ میں ہوں، وہاں میں نے محبوبِ پَروَرْدگار، مکّے مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا دیدار کیا، آپ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ دو آدمی اور بھی تھے جنہیں میں نہیں جانتا تھا، میں نے مصطفٰی جانِ رَحمت صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں سلام عَرض کیا مگر آپ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کوئی جواب نہ دیا، میں نے عرض کی: **یارسولَ اللہ** صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! میں آپ پر دِن رات میں اِتنی اِتنی مرتبہ دُرُود و سلام بھیجتا ہوں اور آپ نے مجھے اپنے جوابِ سلام سے مَحروم فرما دیا؟ (**اللہ** پاک کی عطا سے غیب کی خبریں دینے والے) پیارے پیارے آقا صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ’’تم مجھ پر دُرُود بھی بھیجتے ہو اور میرے صَحابہ کو بُرا بھلا

بھی کہتے ہو۔“ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! میں آپ کے مُبارک ہاتھ پر توبہ کرتا ہوں آیندہ ایسا نہیں کروں گا۔ پھر سرکارِ نامدار، دو جہاں کے سردار صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے (سلام کے جواب میں ارشاد) فرمایا: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔ (سعادۃ الدارین ص۱۶۳)

کیوں نہ ہو رُتبہ بڑا، اَصحاب و اہلِ بیت کا
ہے خدائے مصطفٰی، اَصحاب و اہلِ بیت کا

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

اللہ کریم نے سب صحابہ سے جنّت کا وعدہ فرمالیا ہے

اللہ پاک پارہ 27 سُوْرَۃُ الْحَدِیْد آیت 10 میں فرماتا ہے:

لَا یَسْتَوِیْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَ قٰتَلَؕ اُولٰٓىٕكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِیْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَ قٰتَلُوْاؕ وَ كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰىؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ۠ (۱۰)

ترجَمۂ کنز الایمان: تم میں برابر نہیں وہ جنہوں نے فتحِ مکّہ سے قبل خرچ اور جہاد کیا وہ مرتبے میں اُن سے بڑے ہیں جنہوں نے بعد فتح کے خرچ اور جہاد کیا، اور ان سب سے اللہ جنّت کا وعدہ فرما چکا اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔

صحابۂ کرام کی دو اقسام

اِس آیتِ مُقَدَّسہ میں صَحابۂ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَان کی دو اَقسام بیان کی گئیں اور ان سب کے لئے ”حُسْنٰی“ یعنی جنّت کا وعدہ کیا گیا۔ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰىؕ (ترجَمۂ کنزالایمان: اور ان سب سے اللہ جنّت کا وعدہ فرما چکا) کے تحت شیخ احمد صاوی مالکی رَحْمَةُ اللهِ عليه

فرماتے ہیں: معنٰی یہ ہے کہ وہ تمام صَحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان جو فتحِ مکّہ سے پہلے ایمان لائے اور راہِ خُدا میں خرچ کیا اور جنہوں نے فتحِ مکّہ کے بعد ایمان لا کر راہِ خُدا میں خرچ کیا، اللہ پاک نے ان تمام سے حُسنٰی یعنی جنّت کا وعدہ فرما لیا ہے۔ (تفسیر صاوی ج٦ص٢١٠٤)

ہر صَحابیِ نبی! جنّتی جنّتی
سب صَحابیات بھی! جنّتی جنّتی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

صَحابی کی تعریف

حضرتِ علّامہ حافِظ اِبْنِ حَجَر عَسْقَلانی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اَلصَّحَابِیُّ: مَنْ لَقِیَ النَّبِیَّ صلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم مُؤْمِنًا بِہٖ، ثُمَّ مَاتَ عَلَی الْاِسْلَام۔ یعنی جن خوش نصیبوں نے ایمان کی حالت میں اللہ کریم کے پیارے نبی صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے مُلاقات کی ہو اور ایمان ہی پر اُن کا اِنتِقال شریف ہوا، اُن خوش نصیبوں کو "صَحابی" کہتے ہیں۔ (نخبۃ الفکر ص ۱۱۱)

صَحابۂ کرام کی تعداد

اَکابِر مُحَدِّثین کے مُطابِق صَحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان کی تعداد ایک لاکھ سے سوا لاکھ کے درمیان تھی۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: تمام صَحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان کے نام معلوم نہیں، جن کے معلوم ہیں (اُن کی تعداد تقریباً) سات ہزار ہے۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت ص ۴۰۰)

فضیلت کے اعتِبار سے صَحابۂ کرام کی ترتیب

حضرتِ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: بَعدِ اَنْبِیاء و مُرسلین، تمام مخلوقاتِ الٰہی

اِنْس و جنّ و مَلَک (یعنی انسان، جنّ اور فرشتوں) سے اَفضل صدّیقِ اکبر ہیں، پھر عُمَر فاروقِ اعظم، پھر عُثمانِ غنی، پھر مولیٰ علی پھر بقیّہ عَشْرۂ مُبشَّرہ و حضراتِ حَسنین و اَصْحابِ بدر و اَصْحابِ بَیْعَۃُ الرِّضْوان رضی اللہ عنھم کے لیے اَفضلیت ہے اور یہ سب قَطْعی (یعنی یقینی) جنّتی ہیں۔ (بہارِ شریعت ج اوّل ص ۲۴۱، ۲۴۹، بتغیر قلیل)

عِبارت میں فِرِشتوں سے مُراد عام فِرِشتے ہیں کیونکہ صحابۂ کرام علیہم الرِّضوان تمام فِرِشتوں سے افضل نہیں ہیں بلکہ فِرِشتوں میں سب سے اعلیٰ درجے والے فِرِشتے جنہیں ''ملائکۂ مُقرّبین'' کہا جاتا ہے، جن میں عرش اٹھانے والے اور ''رسول فِرِشتے'' جیسے: جبرئیل و میکائیل و اِسْرافیل و عِزْرائیل علیہمُ الصّلوٰۃُ والسّلام داخِل ہیں، یہ فِرِشتے تمام صحابۂ کرام سے افضل ہیں۔

صَحابہ کا گدا ہوں اور اہلِ بیت کا خادِم
یہ سب ہے آپ ہی کی تو عنایت یارسولَ اللہ (وسائلِ بخشش ص ۳۳۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

چاریارانِ نبی

سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ کی آیت 13 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ اِذَا قِیْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَاۤ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْۤا اَنُؤْمِنُ كَمَاۤ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ؕ اَلَاۤ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَ لٰكِنْ لَّا یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اور جب ان سے کہا جائے ایمان لاؤ جیسے اور لوگ ایمان لائے ہیں، تو کہیں کیا ہم احمقوں کی طرح ایمان لے آئیں سنتا ہے وہی احمق ہیں مگر جانتے نہیں۔

صَحابی ابنِ صَحابی حضرتِ عبدُاللّٰہ بن عبّاس رضی اللہ عنہما جنہیں دُعائے مصطفٰی صلَّی اللہ

علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بَرَکت سے عِلمِ تفسیر حاصل ہوا، سُوْرَةُ الْبَقَرَة کی آیت 13 کے اِس حصّے "کَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ" (ترجَمۂ کنزالایمان: جیسے اورلوگ ایمان لائے ہیں) کی تفسیر میں فرماتے ہیں: "جیسے حضرتِ ابوبکر صِدّیق، حضرتِ عمر فاروق، حضرتِ عثمانِ غنی اور حضرتِ علی رضی اللہ عنہم ایمان لائے۔ (ابن عساکر ج۳۹ ص۱۷۷) اِن چار یاروں کو خاص کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اِن کے ایمان کا خُلُوص اُس وَقت عوام وخواص میں مشہور ہو چکا تھا۔" (تفسیر عزیزی پارہ اوّل ص۱۳۷)

امامِ اہلِ سنّت رَحْمَةُ اللهِ علیہ فرماتے ہیں:

جِناں بنے گی مُحِبّانِ چار یار کی قبر جو اپنے سینے میں یہ چار باغ لے کے چلے

الفاظ معانی: **جِنان**: جنّتیں، **مُحِبّان**: مَحَبَّت کرنے والے۔

شرحِ کلامِ رضا: جو اپنے سینوں میں باغِ رسالت صَلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اِن چاروں مہکتے پھولوں (یعنی چار یاروں) کی مَحَبَّت قبروں میں ساتھ لے جائیں گے، اللہُ رَبُّ العِزَّت کی رَحمت سے اُن کی قبریں جنّت کے باغ بن جائیں گی۔

اللہ! میرا حشر ہو بوبکر اور عمر
عثماں غنی و حضرتِ مولیٰ علی کے ساتھ (وسائلِ بخشش ص۲۰۹)

ہر صحابیِ نبی! جنّتی جنّتی سب صَحابیات بھی! جنّتی جنّتی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

ایمان اَفروز حِکایت

تابِعی بُزُرگ حضرتِ عبدُ اللہ بن وَہب رَحْمَةُ اللهِ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا

امام مالِک رَحْمَۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: جب نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ علیہ والہٖ وسلَّم کے پیارے پیارے صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان مُلکِ شام آئے تو ایک راہب (یعنی عیسائی عِبادت گُزار) سے سامنا ہوا، راہب نے اُنہیں دیکھ کر کہا: اُس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے! حضرت عیسٰی روحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلام کے حواری (یعنی ساتھی) جنہیں سولی دی گئی اور آروں سے چیرا گیا وہ بھی مُجاہَدے (یعنی عِبادت و رِیاضت) میں اِس مقام تک نہیں پَہُنچے، جس مقام تک حضرتِ محمدِ عَرَبی صَلَّی اللہُ علیہ والہٖ وسلَّم کے صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان پَہُنچے ہوئے ہیں۔ حضرتِ عبدُاللّٰہ بن وَہْب رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا امام مالِک رَحْمَۃُ اللہِ علیہ سے عرض کی: (راہب نے جن کی تعریف کی تھی) آپ اُن صَحابۂ کرام کے نام بتا سکتے ہیں؟ تو اُنہوں نے حضرتِ ابوعُبیدہ بن جرّاح، حضرتِ مُعاذ بن جَبَل، حضرتِ بِلال اور حضرتِ سَعْد بن عُبادہ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا نام لیا۔ (اللہ والوں کی باتیں ج٦ص٤٦١) اللہُ ربُّ العِزّت کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدَقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ علیہ والہٖ وسلَّم

آل و اَصحابِ نبی سب بادشہ ہیں بادشاہ
میں فَقط ادنیٰ گدا اصحاب و اہلِ بیت کا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

صحابیِ رسول کا مَرتبہ

"صحابیِ رسول" ہونا اللہ پاک کی بَہُت بڑی نعمت ہے، بڑے سے بڑا ولی، صَحابی کے مرتبے کو نہیں پا سکتا، ہر صحابی عادِل اور جنّتی ہے۔ کوئی شخص بھلے کتنی ہی عِبادت کر لے وہ

کبھی بھی صَحابی نہیں بن سکتا کیونکہ ''صَحابۂ کِرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان نے حُضُورِ انور (صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی صُحبت پائی، حُضُور (صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) سے عِلْم و عمل حاصِل کیے، حُضُور (صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی تربیَت پائی وہ تو انسان کیا فِرِشتوں سے بھی بڑھ گئے۔'' (مِراٰت ج۸ ص۳۴۰) فِرِشتوں سے افضل میں وہی تفصیل ہے جو صَفْحَہ 4 پر گزر چکی۔

صَحابہ وہ صَحابہ جن کی ہر دن عید ہوتی تھی
خُدا کا قُرْب حاصل تھا نبی کی دید ہوتی تھی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

صَحابی سے کوئی بھی ولی بڑھ نہیں سکتا

''بہارِ شریعت'' میں ہے: تمام صَحابۂ کِرام (رضی اللہ عنہم) اہلِ خیر و صَلاح (یعنی بھلائی والے) اور عادِل ہیں۔ اِن کا جب ذِکْر کیا جائے تو خیر (یعنی بھلائی) ہی کے ساتھ ہونا ''فرض'' ہے۔ کسی صَحابی کے ساتھ سُوءِ عقیدت (یعنی بُرا عقیدہ رکھنا) بدمذہبی و گُمراہی واِسْتِحقاقِ جہنَّم (یعنی جہنَّم کا حقدار ہونا) ہے کہ وہ (بداِعتِقادی) حُضُورِ اقدس صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ بُغْض (یعنی دشمنی) ہے، کوئی ''وَلی'' کتنے ہی بڑے مرتبے کا ہو، کسی صَحابی کے رُتبے کو نہیں پہنچتا۔ (بہارِ شریعت جلد اوّل ص 252 تا 253 سے مختصراً)

کانا مُردہ

مکتبۃُ الْمدینه کے 48 صَفْحات کے رسالے: ''قَبْر والوں کی 25 حِکایات'' صَفْحَہ 26 پر ہے: ایک بُزُرگ رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میرا ایک پڑوسی گمراہی کی باتیں کیا کرتا تھا، اُس کے مرنے کے بعد میں نے اسے خواب میں دیکھا کہ کانا ہے۔ میں نے پوچھا: یہ کیا مُعاملہ ہے؟

جواب دیا: میں نے صَحابۂ کرام (عَلَیہِمُ الرِّضْوَان) کی مُبارَک شان میں ''عیب'' نکالے، اللہ پاک نے مجھ کو ''عیب دار'' کردیا! یہ کہہ کر اُس نے اپنی پھوٹی ہوئی آنکھ پر ہاتھ رکھ لیا۔ (شرحُ الصُّدور ص۲۸۰)

فِرِشتے صحابہ کا اِستقبال کریں گے

تمام صَحابۂ کرام (رضی اللہ عنھم) اعلٰی وادنٰی (اور اُن میں اَدنٰی کوئی نہیں) سب جنّتی ہیں، وہ جہنَّم کی بِھنک (بِھ۔نَک۔ یعنی ہلکی سی آواز بھی) نہ سُنیں گے اور ہمیشہ اپنی مَن مانتی مُرادوں میں رہیں گے، مَحشر کی وہ بڑی گھبراہٹ اُنہیں غمگین نہ کرے گی، فِرِشتے اُن کا اِستقبال کریں گے کہ یہ ہے وہ دِن جس کا تم سے وعدہ تھا۔ یہ سب مضمون قرآنِ عظیم کا ارشاد ہے۔ (بہارِ شریعت ج اوّل ص۲٥٤) اللہ پاک پارہ 17 سُوْرَۃُ الْاَنْبِیَآء آیت نمبر 101 سے 103 میں اِرشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰۤىۙ اُولٰٓىٕكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَۙ﴿۱۰۱﴾ لَا یَسْمَعُوْنَ حَسِیْسَهَاۚ وَ هُمْ فِیْ مَا اشْتَهَتْ اَنْفُسُهُمْ خٰلِدُوْنَۚ﴿۱۰۲﴾ لَا یَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ وَ تَتَلَقّٰىهُمُ الْمَلٰٓىٕكَةُؕ هٰذَا یَوْمُكُمُ الَّذِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ﴿۱۰۳﴾

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک وہ جن کے لیے ہمارا وعدہ بھلائی کا ہوچکا وہ جہنّم سے دور رکھے گئے ہیں، وہ اس کی بھنک نہ سُنیں گے اور وہ اپنی مَن مانتی خواہشوں میں ہمیشہ رہیں گے۔ انہیں غم میں نہ ڈالے گی وہ سب سے بڑی گھبراہٹ اور فرشتے اُن کی پیشوائی کو آئیں گے کہ یہ ہے تمہارا وہ دِن جس کا تم سے وعدہ تھا۔

"میں اُنہیں میں سے ہوں"

حضرتِ مولیٰ علی شیرِ خُدا رضی اللہ عنہ نے سُوْرَۃُ الْاَنْبِیَآء کی آیت نمبر 101 تِلاوت فرمائی:

اِنَّ الَّذِیْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰۤىۙ اُولٰٓىٕكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَۙ(۱۰۱)

ترجَمۂ کنزالایمان: بے شک وہ جن کے لئے ہمارا وعدہ بھلائی کا ہو چکا وہ جہنَّم سے دُور رکھے گئے ہیں۔

پھر ارشاد فرمایا: میں اُنہیں میں سے ہوں، (حضراتِ) ابوبکر، عُمَر، عُثمان، اور طلحہ، زبیر، سعد، سعید، عبدالرحمٰن بن عوف، ابوعُبَیدہ بن جَرّاح رضی اللہ عنہم (بھی) اُنہیں میں سے ہیں۔ (تفسیرِ بیضاوی ج ٤ ص ١١٠)

اللہ پاک پارہ 19 سُوْرَۃُ النَّمْل آیت 59 میں فرماتا ہے:

قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ سَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰىؕ

ترجَمۂ کنزالایمان: تم کہو سب خوبیاں اللہ کو اور سلام اس کے چُنے ہوئے بندوں پر۔

صَحابی ابنِ صَحابی حضرتِ عبدُ اللہ بن عبّاس رضی اللہ عنہما بیان کردہ آیتِ مُبارَکہ کے اس حصّے: "وَسَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰى" (ترجَمۂ کنزالایمان: اور سلام اس کے چُنے ہوئے بندوں پر) کی تفسیر میں فرماتے ہیں: "چُنے ہوئے بندوں سے نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صَحابۂ کرام مُراد ہیں۔" (تفسیر طبری ج ١٠ ص ٤ رقم ٢٧٠٦٠)

حرام، حرام، سخت حرام

صَحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے باہم (یعنی آپس میں لڑائی وغیرہ کے) جو واقعات ہوئے،

اُن میں پڑنا حرام، حرام، سخت حرام ہے، مسلمانوں کو تو یہ دیکھنا چاہیے کہ وہ سب حضرات آقائے دوعالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے جاں نثار اور سچّے غلام ہیں۔ (بہارِ شریعت ج اوّل ص ۲۵۴)

میری جھولی میں نہ کیوں ہوں دو جہاں کی نعمتیں
میں ہوں منگتا میں گدا، اَصحاب و اہلِ بیت کا

کیوں ہو مایوس اے فقیرو! آؤ آ کر لُوٹ لو
ہے خزانہ بٹ رہا، اَصحاب و اہلِ بیت کا

یاالٰہی! شکریہ عطّاؔر کو تو نے کیا
شعر گو، مِدحت سَرا اَصحاب و اہلِ بیت کا

ہر صحابیِ نبی! جنّتی جنّتی
سب صحابیات بھی! جنّتی جنّتی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

40 حدیثیں پہنچانے کی فضیلت

فرمانِ مصطفٰی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: ''جو شخص میری اُمّت تک پہنچانے کیلئے دین کے مُتَعَلِّق ''40 حدیثیں'' یاد کرلے گا تو اُسے اللہ پاک قِیامت کے دن عالِمِ دین کی حیثیّت سے اُٹھائے گا اور بروزِ قِیامت میں اُس کا شَفیع و گواہ ہوں گا۔'' (شُعَبُ الْاِیمان ج۲ ص۲۷۰ حدیث ۱۷۲۶) اِس سے مُراد چالیس احادیث کا لوگوں تک پہنچانا ہے اگرچِہ وہ یاد نہ ہوں۔ (اشعۃ اللمعات ج۱ ص۱۸۶)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! حدیثِ پاک میں بیان کی گئی فضیلت پانے کی نیت سے فضائلِ صحابہ کے مُتَعَلِّق ''40 فرامینِ مصطفٰی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم'' پیش کئے جاتے ہیں:

فضائلِ صحابہ کے بارے میں 40 حدیثیں

﴿1﴾ بہترین لوگ میرے زمانے کے ہیں (یعنی صَحابۂ کرام) پھر جو لوگ ان کے قریب ہیں (یعنی تابعین)، پھر جو لوگ ان کے قریب ہیں (یعنی تبعِ تابعین)۔ (بخاری ج۲ ص۱۹۳ حدیث ۲۶۵۲)

دورِ صَحابہ کی مُدّت : شارِحِ بُخاری حضرتِ مُفتی شریفُ الحق امجدی رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ فرماتے ہیں: بَر بِنائے قولِ مشہور صحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان کا زمانہ 110 ہجری میں سب سے آخر میں اِنتقال فرمانے والے صَحابیِ رسول حضرت ابُوالطُّفیل عامِر بن واثِلہ رضی اللّٰہ عنہ کے اِنتِقال شریف پر پورا ہوگیا[1]، اِس کے بعد سَتّر، اَسّی (70-80) سال تک **تابِعین** کا دور رہا پھر پچاس برس **تَبعِ تابِعین** کا رہا، لگ بھگ (یعنی تقریباً) دوسوبیس ہجری (220ھ) میں تَبعِ تابِعین کا دور مُبارَک خَتْم ہوگیا۔ (نزہۃ القاری ج۳ص۱۰۸ بتغیرِ قلیل)

﴿2﴾ اُس مسلمان کو جہنّم کی آگ نہیں چھوئے گی جس نے مجھے دیکھا یا مجھے دیکھنے والے (یعنی صَحابہ عَلَیہِمُ الرِّضْوَان) کو دیکھا۔ (ترمذی ج ۵ ص ٤٦١ حدیث ٣٨٨٤)

﴿3﴾ میرے صَحابہ میں سے جو صحابی جس سرزمین میں فوت ہوگا تو قیامت کے دِن (اس صَحابی کو) اُن (یعنی وہاں کے مسلمانوں) کے لیے نُور و رہنما بنا کر اُٹھایا جائے گا۔ (ایضاً ص٤٦٣ حدیث ٣٨٩١)

﴿4﴾ میرے اَصْحاب کو بُرا نہ کہو، اس لئے کہ اگر تم میں سے کوئی اُحُد پہاڑ کے برابر بھی سونا خَرْچ کر دے تو وہ اُن کے ایک مُد (یعنی ایک کلو میں 40 گرام کم) کے برابر بھی نہیں پہنچ سکتا اور نہ اس مُد کے آدھے۔ (بُخاری ج ۲ ص ٥٢٢ حدیث ٣٦٧٣)

﴿5﴾ اَنصار (یعنی اَنصاری صَحابہ) سے مَحَبَّت ''ایمان'' کی عَلامت اور ان سے بُغْض ''نِفاق'' کی عَلامت ہے۔ (بُخاری ج ۲ ص ٥٥٦ حدیث ٣٧٨٤)

﴿6﴾ تم اُس وَقْت تک بھلائی میں رہو گے جب تک تم میں وہ شَخْص موجود ہے جس نے مجھے

[1]: تقریب التھذیب ص۲۲۸ رقم ۳۱۱۱

دیکھا اور میری صُحْبت اِختیار کی (یعنی صحابی)، خُدا کی قسم! تم اُس وَقْت تک بھلائی میں رہو گے جب تک تم میں وہ شخص موجود ہے جس نے مجھے دیکھنے والے کو دیکھا اور اُس کی صُحْبت اِختیار کی (یعنی تابِعی)، خُدا کی قسم! تم اُس وَقْت تک بھلائی میں رہو گے جب تک تم میں وہ شخص موجود ہے جس نے مجھے دیکھنے والے (یعنی صحابی) کو دیکھنے والے (یعنی تابِعی) کو دیکھا اور اُس کی صُحْبت اِختیار کی (یعنی تبعِ تابِعی)۔ (مصنف ابن ابی شیبة ج۱۷ ص۳۰۸ حدیث۳۳۰۸٤)

﴿7﴾ میرے صَحابہ کی عزَّت کرو کیونکہ وہ تم میں بہترین لوگ ہیں۔ (الاعتقاد للبیهقی ص ۳۲۰)

﴿8﴾ میرے صَحابہ سِتاروں کی طرح ہیں، اِن میں سے جس کی بھی اِقْتِدا (یعنی پیروی) کرو گے ہِدایت پا جاؤ گے۔ (جامع بیان العلم ص ۳٦۱ حدیث۹۷۵)

﴿9﴾ اَنصار (یعنی اَنصاری صَحابہ) سے مَحبَّت نہ کرے گا مگر مومن اور اِن سے دُشمنی نہ کرے گا مگر مُنافِق، تو جس نے اُن سے مَحبَّت کی اللہ پاک اُس سے مَحبَّت کرے اور جس نے اُن سے بُغْض رکھا اللہ پاک اُس سے ناراض ہو۔ (بخاری ج۲ ص۵۵۵ حدیث۳۷۸۳)

﴿10﴾ جو اللہ پاک اور یومِ آخِرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اَنصار (یعنی اَنصاری صَحابہ) سے بُغْض نہیں رکھتا۔ (مُسلم ص۵۷ حدیث ۲۳۸)

﴿11﴾ جن لوگوں نے دَرَخْت کے نیچے بَیعَت کی تھی، اِنْ شَآءَ اللہ اُن میں سے کوئی بھی دوزخ میں داخِل نہ ہوگا۔ (مسلم ص ۱۰٤۱ حدیث٦٤۰٤)

شَرحِ حدیث: اِس سے مُراد وہ صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان جنہوں نے دَرَخْت کے نیچے

حُضُورِ اکرم صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے بَیْعَت کی تھی۔ (مرقات ج١٠ ص٦٠٠) اِس بَیْعَت کو ''بَیْعَتِ رِضْوان'' کہتے ہیں اور اس میں چودہ سو (1400) صَحابۂ کرام عَلَیْھِمُ الرِّضْوَان شامل تھے۔ (تفسیر نسفی ص١١٤٤) شارِحِ مُسلِم امام نَوَوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ اِس حدیثِ پاک کے تَحت فرماتے ہیں: ''عُلَمائے کرام نے فرمایا کہ اِس حدیثِ پاک کا مطلب یہ ہے کہ ''بَیْعَتِ رِضْوان'' کرنے والے صَحابۂ کِرام عَلَیْھِمُ الرِّضْوَان میں سے کوئی ایک بھی دوزخ میں نہ جائے گا اور حدیثِ پاک میں جو ''اِنْ شَآءَ اللّٰہ'' کہا گیا ہے یہ شک کی وجہ سے نہیں بلکہ (اللہ پاک کے نام کی) بَرَکت حاصِل کرنے کے لئے کہا گیا ہے۔'' (شرح النووی علی مسلم ج٨ جزء١٦ ص٥٨)

﴿12﴾ سب سے اَفضل میں اور میرے صَحابہ ہیں۔ عرض کی گئی: پھر کون اَفضل ہے؟ ارشاد فرمایا: پھر وہ لوگ اَفضل ہیں جو اُن کے نقشِ قدم پر چلیں گے۔ (یعنی اُن کو فالو کریں گے) عرض کی گئی: پھر کون؟ اِرشاد فرمایا: پھر وہ جو اُن (یعنی تابعین) کی پیروی کریں گے۔

(اللہ والوں کی باتیں ج٢ ص١٢٩) (حلیۃ الاولیا ج٢ ص٩٤ حدیث ١٥٦٣)

﴿13﴾ میرے صَحابہ میری اُمّت کیلئے اَمان ہیں، جب یہ اِس دُنیا سے رُخْصت ہو جائیں گے تو میری اُمّت پر وہ وَقْت آئے گا جس کا اُن سے وعدہ کیا گیا ہے۔ (مسلم ص١٠٥١ حدیث٦٤٦٦)

شَرْحِ حدیث: ''مرآت شریف'' میں ہے: صَحابۂ کرام کے زمانے میں اگرچہ فِتنے ہوئے مگر مسلمانوں کا دین (بڑے پیمانے پر) ایسا نہ بگڑا تھا جیسا کہ (صَحابہ کا دور خَتْم ہونے کے) بعد میں بگڑا اور اب اس زمانے کا تو پوچھنا ہی کیا ہے! اللہ محفوظ رکھے۔ (مراۃ ج٨ ص٣٣٦)

﴿14﴾ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلصَّحَابَةِ ،وَلِمَنْ رَاٰی، وَلِمَنْ رَاٰی یعنی اے اللہ! (میرے) صَحابہ کی مغفِرت فرما اور جس نے اُنہیں دیکھا اور جس نے اُن کے دیکھنے والے کو دیکھا اُن کی بھی مغفِرت فرما۔

(معرفة الصحابة لابی نعیم ج١ ص١٥)

﴿15﴾ اللہ پاک جب کسی کی بھلائی چاہتا ہے تو اُس کے دل میں میرے (تمام) صَحابہ کی مَحَبَّت پیدا فرما دیتا ہے۔ (تاریخ اصبھان ج ١ ص٤٦٧ رقم٩٢٩)

﴿16﴾ سب سے پہلے میرے لئے پُل صِراط کو دوزخ پر رکھا جائے گا، میں اور میرے صَحابہ پُل صِراط سے گُزر کر جنّت میں داخِل ہوں گے۔ (الفردوس بماثور الخطاب ج١ ص٤٨ حدیث ١٢٠)

﴿17﴾ اللہ پاک نے میرے صَحابہ کو نبیوں اور رَسُولوں کے علاوہ تمام جہانوں پر فضیلت دی ہے۔ اور میرے تمام صَحابہ میں خیر (یعنی بھلائی) ہے۔ (مجمع الزوائد ج٩ ص٧٣٦ حدیث ١٦٣٨٣)

﴿18﴾ سِتاروں کے مُتَعَلِّق سوال نہ کرو، اپنی رائے سے قرآنِ پاک کی تفسیر نہ کرو اور میرے صَحابہ میں سے کسی کو بُرا نہ کہو تو یہ خالِص ایمان ہے۔ (الفردوس ج٥ ص٦٤ حدیث ٧٤٧٠)

﴿19﴾ میرے تمام صَحابہ سے جو مَحَبَّت کرے، اُن کی مدد کرے اور ان کے لئے اِسْتِغْفار (یعنی دُعائے مغفِرت) کرے تو اللہ پاک اُسے قِیامت کے دن جنّت میں میرے صَحابہ کا ساتھ نصیب فرمائے گا۔ (فضائل الصحابة للامام احمد ج١ ص٣٤١ حدیث ٤٨٩)

﴿20﴾ میرے صَحابہ کی میری وجہ سے جس نے حِفاظَت اور عزّت کی تو میں بروزِ قِیامت اُس کا مُحافِظ (یعنی حِفاظَت کرنے والا) ہوں گا۔ اور جس نے میرے صَحابہ کو گالی دی اس پر اللہ پاک

کی لعنت ہے۔ (فضائل الصحابة للامام احمد ج۲ص۹۰۸ حديث۱۷۳۳)

﴿21﴾ جو میرے صَحابہ کو بُرا کہے اُس پر ''اللہ پاک کی لعنت'' اور جو اُن کی عزّت کی حِفاظت کرے، میں قِیامت کے دن اس کی حِفاظت کروں گا (یعنی اسے جہنَّم سے محفوظ رکھا جائے گا)۔

(تاريخ ابن عساكر ج٤٤ ص ٢٢٢، السراج المنير شرح جامع الصغير ج٣ ص٨٦)

﴿22﴾ جس نے میرے صَحابہ کے مُتعَلِّق اچّھی بات کہی تو وہ نِفاق سے بَری (یعنی آزاد) ہو گیا، جس نے میرے صَحابہ کے مُتعَلِّق بُری بات کہی تو وہ میرے طریقے سے ہٹ گیا اور اس کا ٹھکانا آگ ہے اور کیا ہی بُری جگہ ہے پلٹنے کی۔ (جمع الجوامع ج٨ص٤٢٨ حديث٣٠٢٦٢)

﴿23﴾ میرے صَحابہ کے مُتعَلِّق اللہ سے ڈرو! اللہ سے ڈرو! میرے صَحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرو! اللہ سے ڈرو! میرے بعد انہیں نشانہ نہ بناؤ کیونکہ جس نے اِن سے مَحَبَّت کی تو میری مَحَبَّت کی وجہ سے ان سے مَحَبَّت کی اور جس نے ان سے بُغْض رکھا تو میرے بُغْض کی وجہ سے ان سے بُغْض رکھا اور جس نے اِنہیں ستایا اس نے مجھے ستایا اور جس نے مجھے ستایا اس نے اللہ کو اِیذا دی اور جس نے اللہ کو اِیذا دی تو قریب ہے کہ اللہ اُسے پکڑے۔

(ترمذی ج ٥ ص ٣٦٣ حديث٣٨٨٨)

اللہ و رسول کو اِیذا دینے والوں کو عذاب کی وعید

اللہ و رسول کو اِیذا دینے والوں کے بارے میں اللہ پاک پارہ 22 سُوْرَةُ الْاَحْزَاب آیت 57 میں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِیْنًا ﴿۵۷﴾

ترجمۂ کنز الایمان: بے شک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ نے ان کے لیے ذلّت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

﴿24﴾ قِیامت کے دن ہر شخص کو نَجات کی اُمّید ہو گی سوائے اس شخص کے جس نے میرے صحابہ کو گالی دی، بے شک اہلِ مَحشر اُن (یعنی صحابہ کو گالی دینے والوں) پر لعنت کریں گے۔ (تاریخ اصبهان ج١ ص١٢٦)

﴿25﴾ اِذَا ذُکِرَ اَصْحَابِیْ فَاَمْسِکُوْا۔ یعنی جب میرے اَصحاب کا ذِکر آئے تو ''باز'' رہو (یعنی بُرا کہنے سے باز رہو)۔ (معجم کبیر ج٢ ص٩٦ حدیث ١٤٢٧)

شَرحِ حدیث: حضرتِ علّامہ علی قاری رَحْمَةُ اللهِ عليه فرماتے ہیں: یعنی صَحابۂ کرام عَلَيهِمُ الرِّضْوَان کو بُرا بھلا کہنے سے باز رہو۔ کیونکہ قرآنِ کریم میں اُن کے لئے رِضائے الٰہی کا مُژدہ (یعنی خوشخبری) بیان ہو چکی ہے، لہٰذا ضَرور اُن کا اَنجام (یعنی ٹھکانہ) پرہیزگاری اور رضائے الٰہی کے ساتھ جنّت میں ہو گا۔ اور یہ وہ حُقُوق ہیں جو اُمّت کے ذِمّے باقی ہیں لہٰذا جب بھی اُن کا ذِکر ہو تو صِرْف وصِرْف بھلائی اور اُن کے لئے نیک دُعاؤں کے ساتھ ہو۔ (مرقات ج٩ ص٢٨٢)

﴿26﴾ بے شک روزِ قِیامت لوگوں میں شدید ترین عذاب اُس کو ہو گا جس نے اَنْبِیا (عَلَيهِمُ السَّلام) کو بُرا کہا، پھر اُس کو جس نے میرے صَحابہ کو بُرا کہا اور پھر اُس کو جس نے مسلمانوں کو بُرا کہا۔ (حلیة الاولیا ج٤ ص١٠٠ حدیث ٤٨٩٤)

﴾27﴿ اللہ پاک کی اس شخص پر لعنت ہو، جس نے میرے صحابہ کو گالی دی۔ (معجم کبیر ج۱۲ص۳۳۲ حدیث۱۳۵۸۸)

صحابہ کو عیب لگانے والے

﴾28﴿ بے شک اللہ پاک نے مجھے مُنْتَخَب (Select) فرمایا اور میرے لئے صحابہ مُنتخب (مُن۔تَ۔خَبْ) فرمائے، اور عنقریب ایسی قوم آئے گی جو ان کی شان گھٹائے گی، انہیں عیب لگائے گی اور گالی دے گی، لہٰذا تم نہ اُن کے ساتھ بیٹھنا، نہ اُن کے ساتھ کھانا، نہ پینا، نہ اُن کے ساتھ نماز پڑھنا اور نہ اُن کی نمازِ (جنازہ) پڑھنا۔ (الجامع لاخلاق الراوی للخطیب البغدادی ج۲ص۱۱۸ رقم۱۳۵۳)

﴾29﴿ بے شک میری اُمّت کے بدترین لوگ وہ ہیں جو میرے صحابہ پر جُرأت کرنے والے ہیں۔ (الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی ج۹ص۱۹۹)

شرحِ حدیث: یعنی وہ لوگ جو صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کو بُرا بھلا کہتے ہیں اور اُن کے بارے میں ایسی باتیں کرتے ہیں جو اُن کی شان و مَنْصب کے لائق نہیں، ایسا کرنا سخت ترین حرام کام ہے، صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کو بُرا بھلا کہنا بُرائی پر جَری (یعنی جُرأت کرنے والا) ہونے کی علامت ہے اور اُن کی عزّت و احترام کرنا اچھا ہونے کی علامت ہے اور حق (یعنی صحیح) بات یہ ہے کہ تمام صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کی تعظیم کی جائے اور اُن کو بُرا کہنے سے زبان کو روکا جائے، چاہے وہ صحابۂ کرام مُہاجرین میں سے ہوں یا انصار میں سے۔ (فیض القدیر ج۲ص۵۷۵ تحت الحدیث۲۲۸۱)

﴾30﴿ جو میرے صحابہ کو بُرا کہے، اُس پر اللہ پاک، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت،

اللہ پاک اس کا نہ فَرض قبول فرمائے گا نہ نَفْل۔ (الدعاء للطبرانی ص ۵۸۱ رقم ۲۰۱۸)

﴿31﴾ جو شخص میرے صَحابہ، اَزْواج اور اہلِ بیت سے عقیدت رکھتا ہے اور ان میں سے کسی پر طَعْن نہیں کرتا (یعنی بُرا بھلا نہیں کہتا) اور ان کی مَحبّت پر دُنیا سے اِنْتِقال کرتا ہے وہ قِیامت کے دن میرے ساتھ میرے دَرَجے میں ہوگا۔ (جمع الجوامع ج ۸ ص ۴۱۴ حدیث ۳۰۲۳۶)

صالحین (یعنی نیک لوگوں) کے ساتھ ہونے سے یہ لازِم نہیں آتا کہ اس کا دَرَجہ اور جزا ہر اِعتِبار سے صالحین کی مِثْل ہوگی بلکہ کسی دَرَجے میں کسی خاص اِعتِبار سے شرکت ہوگی اگرچہ مقام و عزّت و معیار کے اعتِبار سے لاکھوں دَرَجے فرق ہو، جیسے مَحل میں بادشاہ اور غُلام (یا کوٹھی میں سیٹھ اور ملازِم) دونوں ہوتے ہیں لیکن فرق واضح ہے۔

﴿32﴾ میرے صَحابہ کے مُعامَلے میں میرا لحاظ کرنا کیونکہ وہ میری اُمّت کے بہترین لوگ ہیں۔ (مسند الشھاب ج ۱ ص ۴۱۸ حدیث ۷۲۰)

﴿33﴾ میرے بعد میرے اَصْحاب سے کچھ لَغْزِش ہوگی، اللہ پاک انہیں میری صُحْبت کے سبب مُعاف فرما دے گا اور اُن کے بعد کچھ لوگ آئیں گے جن کو اللہ پاک مُنہ کے بَل دوزخ میں ڈال دے گا۔ (معجم اوسط ج ۲ ص ۲۶۰ حدیث ۳۲۱۹)

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ علیہ نے اُن بعد والوں کے مُتعلّق فرمایا: یہ وہ ہیں جو اُن لَغْزِشوں کے سبب صَحابہ پر طَعْن کریں گے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۹ ص ۳۳۶)

﴿34﴾ میری اُمّت میں میرے صَحابہ کی مِثال کھانے میں نمک کی سی ہے کہ کھانا بغیر نمک

کے دُرُسْت نہیں ہوتا۔ (شرح السنه ج٧ص١٧٤ حديث٣٧٥٦)

﴿35﴾ جب تم لوگوں کو دیکھو کہ میرے صَحابہ کو بُرا کہتے ہیں تو کہو: اللہ پاک کی لعنت ہو تمہارے شَر پر۔ (ترمذی ج٥ص٤٦٤ حديث٣٨٩٢)

شَرْحِ حدیث: حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ اس حدیثِ پاک کے تَحْت فرماتے ہیں: یعنی صَحابۂ کِرام تو خیر ہی خیر ہیں تم ان کو بُرا کہتے ہو تو وہ بُرائی خود تمہاری طرف ہی لوٹتی ہے اور اس کا وَبال تم پر ہی پڑتا ہے۔ (مراٰۃ المناجیح ج٨ص٣٤٤)

﴿36﴾ مجھے کوئی صَحابی کسی کی طرف سے کوئی بات نہ پہنچائے، میں چاہتا ہوں کہ تمہارے پاس صاف سینہ آیا کروں۔ (ابوداؤد ج٤ص٣٤٨ حديث ٤٨٦٠)

شَرْحِ حدیث: ''مِرْآت شریف'' میں ہے: یعنی کسی کی عَداوت، کسی سے نفرت دِل میں نہ ہوا کرے۔ یہ بھی ہم لوگوں کے لیے **بیانِ قانون** ہے کہ اپنے **سینے** (مسلمانوں کے کینے سے) صاف رکھو تاکہ ان میں **مدینے** کے انوار دیکھو، ورنہ **حُضُور** صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا سینۂ رَحْمت، نُورِ کرامت کا گنجینہ ہے وہاں کَدُورَت (یعنی بغض و کینے) کی پَہُنچ ہی نہیں۔

(مراٰۃ المناجیح ج٦ص٤٧٢)

﴿37﴾ مجھے لوگوں میں سب سے زیادہ مَحبوب تم (یعنی اَنصاری صَحابہ) ہو، مجھے لوگوں میں سب سے زیادہ تم محبوب (یعنی پیارے) ہو۔ (مسلم ص١٠٤٤ حديث٦٤١٧)

﴿38﴾ مُہاجِرین واَنصار مدینے شریف کے گرد خَنْدَق کھودنے میں مَصروف تھے، تو نبیِّ کریم

صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے یہ دُعا مانگی: اے اللہ! بھلائی نہیں مگر آخرت کی بھلائی، پس انصار و مُہاجِرین میں بَرَکت فرما۔ (بخاری ج۲ ص۲٦٤ حدیث۲۸۳۵)

﴿39﴾ اگر لوگ ایک جنگل یا گھاٹی میں چلیں تو میں اَنصار (یعنی اَنصاری صَحابہ) کے جنگل یا ان کی گھاٹی میں چلوں اور اَنصار اندرونی لِباس (کی طرح) ہیں اور باقی لوگ بیرونی لِباس (یعنی باہری لِباس کی طرح) ہیں۔ (بخاری ج۳ ص۱۱٦ حدیث۴۳۳۰ مختصراً)

شَرحِ حدیث: ''مِرآت شریف'' میں ہے: یعنی اگر تمام جہان کی رائے ایک ہو اور اَنصار (یعنی انصاری صَحابہ) کی رائے دوسری ہو، تو میں اَنصار کی رائے کے مُوافِق رائے دوں گا، تمام کی راؤں پر اَنصار کی رائے کو ترجیح دوں گا، یہ مطلب نہیں کہ میں اَنصار کی اِتِّباع کروں گا، سارا جہان حُضُور صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا مُتَّبِع ہے، حُضُور صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کسی شخص یا کسی قوم کے مُتَّبِع (مُتْ۔تبِع یعنی پیروی کرنے والے) نہیں۔ اَلنَّاس (یعنی باقی لوگ) سے مُراد عام مؤمنین ہیں، حضراتِ خُلَفاءِ راشِدین یا فاطِمہ زَہْرا و حَسنینِ کریمین (رضی اللہ عنہم) اس میں داخِل نہیں۔ (مرآت ج۸ ص۵۲۷۔۵۲۸ مختصراً)

دُعائے مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم

﴿40﴾ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ، وَلِاَبْنَآءِ الْاَنْصَارِ، وَاَبْنَآءِ اَبْنَآءِ الْاَنْصَارِ۔ یعنی اے اللہ! اَنصار (یعنی اَنصاری صَحابہ) کی اور ان کے بیٹوں اور پوتوں کی مغفِرت فرما۔ (مسلم ص۱۰٤٤ حدیث٦٤۱٤)

ہرصحابیِ نبی! جنّتی جنّتی
سب صحابیات بھی! جنّتی جنّتی

چار یارانِ نبی جنّتی جنّتی
حضرتِ صدّیق بھی جنّتی جنّتی

اور عُمر فاروق بھی جنّتی جنّتی
عُثمانِ غنی جنّتی جنّتی

فاطِمہ اور علی جنّتی جنّتی
ہیں حَسن حُسین بھی جنّتی جنّتی

والِدینِ نبی جنّتی جنّتی
ہر زوجۂ نبی جنّتی جنّتی

اور ابوسُفیان بھی جنّتی جنّتی
ہیں مُعاویہ بھی جنّتی جنّتی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب
صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

کیوں نہ ہو رُتبہ بڑا اَصحاب و اہلِ بیت کا

کیوں نہ ہو رُتبہ بڑا اَصحاب و اہلِ بیت کا
ہے خدائے مصطَفٰی، اَصحاب و اہلِ بیت کا

آل و اصحابِ نبی سب بادشہ ہیں بادشاہ
میں فَقَط ادنیٰ گدا اَصحاب و اہلِ بیت کا

میری جھولی میں نہ کیوں ہوں دو جہاں کی نعمتیں
میں ہوں منگتا میں گدا اَصحاب و اہلِ بیت کا

کیوں ہو مایوس اے فقیرو! آؤ آ کر لوٹ لو
ہے خزانہ بَٹ رہا اَصحاب و اہلِ بیت کا

فضلِ رب سے دو جہاں میں کامیابی پائے گا
دل سے جو شَیدا ہوا اَصحاب و اہلِ بیت کا

اے خدائے مصطَفٰی! ایمان پر ہو خاتمہ
مغفِرت کر! واسِطہ اَصحاب و اہلِ بیت کا

جینا مرنا اُن کی اُلفت میں ہو یارب! اور ہو
قُرب جنّت میں عطا اَصحاب و اہلِ بیت کا

حَشر میں مجھ کو شفاعت کی عطا خیرات ہو
واسِطہ یا مصطفٰی! اَصحاب و اہلِ بیت کا

نُور والے! قبر میری حشر تک روشن رہے
واسِطہ تم کو شَہا! اَصحاب و اہلِ بیت کا

ہر برس میں حج کروں، میٹھا مدینہ دیکھ لوں
یاالٰہی! واسِطہ اَصحاب و اہلِ بیت کا

نَزْع میں حَسنین کے نانا کا جلوہ ہو نصیب
یاالٰہی! واسِطہ اَصحاب و اہلِ بیت کا

دے گناہوں سے نَجات اور مُتّقی مجھ کو بنا
یاالٰہی! واسِطہ اَصحاب و اہلِ بیت کا

دردِ عصیاں کی دوا مل جائے میں بن جاؤں نیک
یاالٰہی! واسِطہ اَصحاب و اہلِ بیت کا

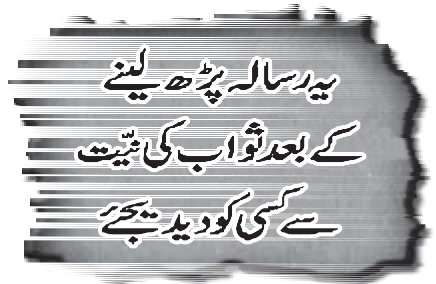
دور ہو دنیا سے مولیٰ یہ ”کرونا“ کی وبا
یاالٰہی! واسِطہ اَصحاب و اہلِ بیت کا

شاہ کی دُکھیاری اُمّت کے دُکھوں کو دور کر
یاالٰہی! واسِطہ اَصحاب و اہلِ بیت کا

تنگدستی دُور ہو اور رِزْق میں برکت ملے
یاالٰہی! واسِطہ اَصحاب و اہلِ بیت کا

یاالٰہی! شکریہ عطّار کو تو نے کِیا
شعر گو، مِدحَت سَرا اَصحاب و اہلِ بیت کا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد





۱۱ جمادی الاخریٰ ۱۴۴۲ھ

25-01-2021

مآخذ ومراجع

کتاب	مطبوعہ	کتاب	مطبوعہ
قرآن مجید	❋❋❋❋	اشعۃ اللمعات	کوئٹہ
تفسیر طبری	دار الکتب العلمیۃ بیروت	فیض القدیر	دار الکتب العلمیۃ بیروت
تفسیر نسفی	دار الکتب العلمیۃ بیروت	السراج المنیر	مکتبۃ الایمان المدینۃ المنورۃ
تفسیر صاوی	دار الفکر بیروت	مرقاۃ	دار الفکر بیروت
تفسیر عزیزی	کوئٹہ	مراٰۃ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
بخاری	دار الکتب العلمیۃ بیروت	نزہۃ القاری	فرید بک اسٹال لاہور
مسلم	دار الکتاب العربی بیروت	فضائل الصحابۃ	مؤسسۃ الرسالۃ بیروت
ابوداؤد	دار احیاء التراث العربی بیروت	معرفۃ الصحابۃ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
ترمذی	دار الفکر بیروت	تاریخ اصبھان	دار الکتب العلمیۃ بیروت
مصنف ابن ابی شیبہ	دار الفکر بیروت	الجامع لاخلاق الراوی	دار الکتب العلمیۃ بیروت
معجم کبیر	دار احیاء التراث العربی بیروت	الکامل فی ضعفاء الرجال	دار الکتب العلمیۃ بیروت
معجم اوسط	دار الکتب العلمیۃ بیروت	ابن عساکر	دار الفکر بیروت
حلیۃ الاولیاء	دار الکتب العلمیۃ بیروت	تقریب التہذیب	دار العاصمۃ الریاض
شعب الایمان	دار الکتب العلمیۃ بیروت	الدعاء	دار الکتب العلمیۃ بیروت
الاعتقاد	دار الآفاق الجدید بیروت	سعادۃ الدارین	دار الکتب العلمیۃ بیروت
جامع بیان العلم	دار الکتب العلمیۃ بیروت	شرح الصدور	مرکز اہلسنّت برکات رضا الہند
مسند الشہاب	دار الکتب العلمیۃ بیروت	نخبۃ الفکر	مکتبۃ المدینہ کراچی
الفردوس بماثور الخطاب	دار الکتب العلمیۃ بیروت	فتاویٰ رضویہ	رضا فاؤنڈیشن لاہور
شرح السنۃ	دار الکتب العلمیۃ بیروت	بہارِ شریعت	مکتبۃ المدینہ کراچی
جمع الجوامع	دار السعادۃ الازہر	ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت	مکتبۃ المدینہ کراچی
مجمع الزوائد	دار الفکر بیروت	اللہ والوں کی باتیں	مکتبۃ المدینہ کراچی
شرح النووی علی مسلم	دار الکتب العلمیۃ بیروت	وسائلِ بخشش	مکتبۃ المدینہ کراچی

فہرس

یہ رِسالہ پڑھ کر دوسرے کو دے دیجئے

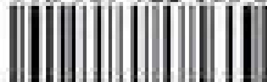
شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اَعراس اور جلوسِ میلاد وغیرہ میں مکتبۃ المدینہ کے شائع کردہ رسائل اور مَدَنی پھولوں پر مشتمل پمفلٹ تقسیم کر کے ثواب کمایئے، گاہکوں کو بہ نیّتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دُکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنایئے، اخبار فروشوں یا بچّوں کے ذَرِیعے اپنے مَحَلّے کے گھر گھر میں ماہانہ کم از کم ایک عدد سنّتوں بھرا رسالہ یا مَدَنی پھولوں کا پمفلٹ پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچایئے اور خوب ثواب کمایئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تنگدستی سے بچنے کا وظیفہ

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم: جس نے روزانہ 100 مرتبہ **لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ** پڑھا وہ دنیا میں محتاجی سے بچے گا، اسے قبر میں گھبراہٹ نہ ہوگی اور اس کے لیے جنّت کے دروازے کھول دیئے جائیں گے۔

(شرح الصدور مترجم، ص 285 مکتبۃ المدینہ، شرح الصدور ص 158)


978-969-722-160-8
01000007





فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، کراچی
+92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net